© rasailojaraid.com

کتاب نما

کارکن اور قیادت سے تحریک کے تقاضے، خرم مراد۔ شائع کردہ: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۶۶۔ قیمت: ۶۰ روپے

ہر دفعہ جب خرم مراد مرحوم کی کوئی نئی کتاب، کوئی نئی تحریر سامنے آتی ہے، محسوس ہوتا ہے کہ وہ ابھی ہمارے درمیان موجود ہیں، ہم سے جدا نہیں ہوئے ہیں، اور تحریک ہی نہیں بلکہ اسلام سے وابستہ نوجوانوں کے تزکیے، ہدایت اور راہ نمائی کے کاموں میں بدستور مصروف و منہمک ہیں۔

ان کی زیر نظر تصنیف (اشاعت: جولائی ۲۰۰۳ء) ان کی فکری اور تحریکی کاوشوں کی ایک نہایت قیمتی دستاویز ہے، جسے ان کے مختلف خطبات سے ان کے ایک رفیقِ کار امجد عباسی نے نہایت محنت اور خوب صورتی سے مدون کیا ہے۔

اگرچہ ''تحریک'' اور ''اسلامی تحریک'' کے الفاظ عام طور پر ''جماعت اسلامی'' کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جس کے بانی اور اولین قائد سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ تھے، لیکن خرم مراد مرحوم اس اصطلاح کو وسیع، بنیادی اور ہمہ گیر معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ تحریک اسلامی کی اصطلاح تو نئی ہے، لیکن یہ اتنی ہی قدیم ہے، جتنا خود اسلام۔ حضرت ابراہیمؑ اس کے پہلے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری نمونہ ہیں۔ جہاد (اپنے بنیادی مفہوم میں) تحریک کا بنیادی تقاضا ہے، اور اللہ کی رضا کا حصول اس کا ہدف اور جنت اس کی منزل اور انعام ہے۔ لیکن تنظیم یا جماعت کو مقصود قرار نہیں دے دینا چاہیے۔ منصوبہ بندی اگرچہ ناگزیر ہے، تاہم تنظیم ہلکی پھلکی ہو، وقت کی قدر کی جائے اور اجتہاد سے اغماض نہ کیا جائے۔ وہ موثر قیادت کی خصوصیات کی وضاحت کرتے ہیں، جس میں احساسِ ذمہ داری ہو، جواب دہی کا تصور راسخ ہو، اللہ کی تائید اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نصرت پر ایمان ہو اور خود اپنے آپ پر بھی بھروسا ہو، اہم اور غیر اہم باتوں میں تمیز کرنے کی صلاحیت ہو اور ترجیحات کا درست تعین کر سکے۔ تربیت سے وابستہ قائدین اور کارکن، سبھی کی اوّلین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خود اپنی تربیت کی طرف پہلے توجہ دیں۔ مگر تربیت محض کسی کتابِ ہدایت کو پڑھ کر نہیں حاصل ہوتی، یہ عملی زندگی میں کود پڑنے اور مسلسل جدوجہد ہی سے حاصل ہوتی ہے، اور اہم بات یہ ہے کہ درسِ تربیت، تربیتی پروگرام اور کارکنوں اور قائدین کی زندگیوں، نیز تحریک کے راستے اور سمت میں مطابقت ہونی چاہیے۔ اگر ان میں ہم آہنگی نہ ہو تو ساری تربیت غیر موثر ہو جائے گی۔ خود احتسابی، رحمت و شفقت، دعوت و اخوت، گہرے اور موثر رابطے، تحریک اور دعوت کو پھیلانے اور اُسے مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

لیکن کوئی بھی اسلامی تحریک، افراد کے انفرادی تزکیۂ نفس کے بغیر موثر نہیں ہوسکتی۔ وہ یاد دلاتے ہیں کہ تزکیے کا مرکز ''قلب'' ہے۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ نے جس چیز پر کامیابی اور نجات کا وعدہ فرمایا ہے، وہ اعمال سے پہلے ''قلب'' ہے۔ ''قلبِ سلیم'' لیے ہوئے اللہ کے سامنے حاضر ہونے ہی پر مدارِ نجات ہے، اور اس کے لیے صفت ''احسان'' (جس نے مسلمانوں کے سوادِ اعظم میں ''تصوف'' کی صورت اختیار کرلی) ناگزیر ہے۔ اللہ کی بندگی اس طرح کیجیے گویا آپ اُسے دیکھ رہے ہیں، ورنہ کم از کم یہ تو ضرور ہو، گویا اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

نصف کے قریب کتاب ''تزکیۂ نفس'' کے طریقوں، ذکر، نماز، تلاوت، تعلق باللہ، شکر، استغفار، دُعا اور آخرت کے یقینی اجر پر بھروسے اور ایمان اور ان کے تقاضوں پر مشتمل ہے۔ بدقسمتی سے یہی وہ اہم چیز ہے، جس سے بہت سی اسلامی تحریکیں اور جماعتیں نابلد ہوتی جارہی ہیں۔ خرم مرحوم کو اس بات کا احساس تھا، اس لیے انھوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں، تقریروں اور تحریروں میں بار بار اس کی طرف متوجہ کیا، اور ان کی یہ (اب تک کی) آخری کتاب ان کی اس کوشش کا ایک خوب صورت مرقع ہے۔

منشورات نے اس کتاب کو بھی اپنی روایتی نفاست اور خوب صورتی کے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے، جس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)

© rasailojaraid.com